مفتی اعظم ھند رضی اللہ عنہ اور عشق رسول

ازقلم: حضرت مولانا **محمد ابو ذر** امجدی قبلہ ﴿گھوسی، انڈیا﴾

محبت و تعظیم رسول ﷺ ہی مدار ایمان و اصل الاصول۔ بے عشق و تعظیم سب ہیچ و نا مقبول۔ ان کے عشاق سے اللہ جل جلالہ و رسول مقبول ﷺ مسرور، ان کا دشمن دین و دنیا میں مقہور، ہفت اقلیم میں دنیاوی عشاق کی بہتات، مگر دنیاوی عشق اکثر و بیشتر مجمع صد خرافات و آفات، ہاں مگر عشق بحر ذخار سرکار عالی وقار، دیگر نعمتوں کے مقابل بہتر ہزار ہا ہزار۔ جس پر ایمان کا مدار، حیات دنیوی و اخروی میں اثردار، ان کے عشاق اللہ کو محبوب، ہر ایک بندہ خدا سے ان کی محبت مطلوب۔ ذات پرنور کے عشق کی چلتی پھرتی تصویر دیکھنا منظور، تو ملاحظہ کریں مفتی اعظم ہند کی ذات گنجور۔ اور ان کے عشق کے جلووں سے جو اپنے عشق کو جلا بخشتے تو ان شاء اللہ ضرور اس کا عشق بھی ہوگا پر نور۔ محبت رسول ہی اصل الاصول یہ نہ ہو تو سب فضول۔ مفتی اعظم ہند نے اسے شعر یہ انداز میں کچھ یوں بیان فرمایا:

جس کے دل میں یہ نہیں خاک مسلماں ہوگا	جان ایماں ہے محبت تری جان جاناں

اور جب عشق رسول کے بحر ناپیدا کنار میں غوطہ زن ہوتے ہیں اور عشق خیر الانام کا بھرا بھرا جام ہاتھ آتا ہے تو مفتی اعظم ہند کے لبہائے مبارک کچھ یوں گویا ہوتے ہیں:

ہمیشہ اس کا رہے گا خمار آنکھوں میں	پیا ہے جام محبت جو آپ نے نوری

محبوب کے دربار گہر بار سے منسوب ہر شی اس عاشق صادق کو محبوب تھی۔ مدینے کی پر بہار گلیوں کی جاروب کشی کی تمنا کی ان کا یہ شعر کیا دلفریب منظر کشی کر رہا ہے:

مدینے کی گلیاں بُہارا کروں میں	خدا خیر سے لائے وہ دن بھی نوری

''بلکہ ایک بار موجہہ اقدس میں صلاۃ و سلام پیش کرنے کے بعد حرم شریف کے ایک خادم سے جھاڑو لے کر درود و سلام پڑھتے ہوئے اس مبارک سرزمین کو بُہارا۔'' (استقامت ڈائجسٹ کا مفتی اعظم ہند نمبر، ص: ۳۱۲)

شہر طیبہ کے خار سے محبت کی کلی دل میں چٹکتی ہے تو شہر یار کے خار سے محبت کو الفاظ کی لڑیوں میں کچھ یوں پروتے اور گہر باری کرتے نظر آتے ہیں:

مجھ سے شوریدہ کو کیا کھٹکا ہو نوک خار کا	پاؤں کیا میں دل میں رکھ لوں پاؤں جو طیبہ کے خار

محبوب کے عشق میں وارفتگی کا، محبوب کے سامنے شائستگی کا، محبوب سے منسوب ہر شی سے دل لگی کا ایسا مظاہرہ مفتی اعظم ہند نے کیا کہ تمام عشاق محو حیرت ہیں۔ اور ان کی زبان حال یہ مقال کر رہی ہے کہ مفتی اعظم عشق رسول کی مورت ہیں۔

بلکہ مولانا سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی کچھوچھوی فرماتے ہیں: کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان بریلی شریف کے نگار خان عشق مصطفیٰ کی ایک نورانی تصویر تھے۔ اس پیکر نوری کو دیکھنے والوں کو ان کی خوش بختی مبارک ہو جنہوں نے عشق مصطفیٰ کو مصطفیٰ رضا خاں کے جسد اطہر کی صورت میں چلتے پھرتے دیکھ لیا۔ عشق مصطفیٰ مجسم ہو کر مصطفیٰ رضا ہو جائے اس میں حیرت ہی کیا ہے؟ یہ اس درس گاہ عشق و محبت کے تربیت یافتہ تھے جہاں کا ذرہ ذرہ نشہ عشق میں سرشار و مخمور رہا۔ جب ذروں کا یہ حال ہے تو اس ساقی میکدہ حب رسول کے نور العین کا کیا عالم ہوگا جس ساقی کو آج پورا عالم اسلام امام احمد رضا کے نام سے جانتا پہچانتا ہے۔
(استقامت ڈائجسٹ کا مفتی اعظم ہند نمبر، ص ۴۵۱:)